جیسے اہم موضوعات پر اظہار خیال کیا ہے اور مختلف مقامات پر قرآن آیات کے علاوہ انبیاء کرامؑ کی تاریخ اور احادیث نبویؐ سے بھی مثالیں پیش کی ہیں۔ ان کی وجہ سے کتاب کی افادیت اور بڑھ گئی ہے۔

(۳) حسن المحاضرات فی رجال القراءات (دو جلدیں)

مولف : ابوالحسن اعظمی

ناشر : مکتبہ صوت القرآن، دیوبند

صفحات : ۶۴۹ (جلد اول) + ۵۶۹ (جلد دوم)

قیمت : (غیر مندرج)

قرآنی علوم میں علم قراءت و تجوید کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس فن کی نشو ونما اسلام کے ابتدائی دور میں ہوئی اور اسی وقت سے اسکی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ اس فن کے ماہرین ہر دور میں پائے جاتے رہے ہیں۔ انہوں نے تعلیم و تربیت اور تصنیف و تالیف مختلف ذرائع سے اسکی خدمات انجام دیں۔ اس میدان میں انفرادی کوششوں کے علاوہ مدارس و علمی مراکز کی خدمات بھی منظر عام پر آتی رہی ہیں۔ ان قیمتی خدمات کا جامع تعارف پیش نظر کتاب کا ماحصل ہے۔ اس کے مولف قاری ابوالحسن اعظمی (استاذ کبیر شعبہ قراءت و تجوید، دارالعلوم دیوبند) خود اس فن کے ماہر ہیں اور برصغیر کے قراء میں امتیازی مقام رکھتے ہیں، تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کے ذریعہ بھی اس علم کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں، علم قراءت کے موضوع پر وہ ۳۳ کتب و رسائل کے مصنف ہیں اور انکی موجودہ کاوش بھی اس علم میں انکی گہری دلچسپی کا ایک بہترین مظہر ہے۔

دو جلدوں پر مشتمل یہ کتاب تقریباً بارہ سو صفحات میں پھیلی ہوئی ہے، پہلی جلد میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے عہد مسعود سے دور حاضر تک کے قراء کرام کے حالات زندگی اور قراءت و تجوید کے میدان میں انکی خدمات کا جائزہ لیا گیا

ہے۔ یہ جلد پندرہویں صدی ہجری تک کے ۸۲۴ ماہرین قراءت کے تذکرہ سے مزین ہے۔ ہر قاری کے تذکرہ میں پہلے انکی مختصر سوانح حیات درج ہے اور پھر علم قراءت کی نسبت سے انکی مصروفیات وخدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس ضمن میں انکے اساتذہ و تلامذہ، تدریسی مشاغل اور تصنیفی کارناموں کی تفصیل خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس سے اہم یہ کہ فاضل مولف نے اپنے بیانات کو مستند عربی مآخذ کے حوالوں سے مستحکم کیا ہے لیکن یہ حوالہ جات حواشی کے بجائے متن کے اندر بین القوسین درج کیے گئے ہیں۔

دوسری جلد خاص طور سے ہندوستان کے قراء اور تعلیمی مراکز کی خدمات سے تعلق رکھتی ہے، اسمیں مسلم عہد حکومت میں علم قراءت کی ترویج واشاعت کے مختصر تعارف کے ساتھ عہد وسطی اور جدید ہندوستان کے تمام معروف قراء کا تذکرہ شامل ہے، اس جلد کے مشتملات کا سب سے اہم حصہ علم قراءت کے میدان میں برطانوی دور کی مسلم ریاستوں (ریاست بھوپال، ریاست ٹونک، ریاست حیدر آباد، ریاست رامپور) اور جدید ہندوستان کے بڑے بڑے مدارس و تعلیمی اداروں کی خدمات کا احاطہ ہے۔ ان مدارس واداروں کے شعبہ جات تجوید و قراءت کے مختصر تعارف کے ساتھ ان قراء حضرات کی خدمات پر روشنی ڈالی گئی جو ان سے فیض یافتہ ہیں یا ان سے منسلک رہ کر اس علم کی ترویج و ترقی میں مصروف رہے ہیں مولف موصوف نے جن تعلیمی اداروں کی خدمات کا خصوصی تذکرہ کیا ہے وہ یہ ہیں:
دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم وقف دیوبند، جامعہ مظاہر علوم، سہارنپور، مدرسہ فرقانیہ، لکھنؤ، مدرسہ تجوید الفرقان، لکھنؤ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، مدرسہ بیت العلوم سرائے میر (اعظم گڑھ)، جامعہ عربیہ، ہتھوڑہ (باندہ)، دارالعلوم، مئو، مدرسہ عالیہ مسجد فتحپوری، دہلی، مدرسہ تجوید القرآن، دہلی، مدرسہ قاسمیہ شاہی، مراد آباد، دارالعلوم ماٹلی والا، بھروچ (گجرات)، دارالعلوم کنتھاریہ، بھروچ، جامعہ مظہر